سپریم کورٹ رپورٹس[1996] .8 Supp ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

سشیل کمار مودی اور دیگران

5 نومبر 1996

[جے۔ایس۔ورما، کے۔راماسوامی اور ایس۔پی۔بھروچا، جسٹسز]

آئین ہند، 1950 :

آرٹیکلز 136 اور 226۔ 'چارہ گھوٹالہ۔ بہار میں مویشی پروری محکمہ۔ انچارج حکام کے ذریعہ بڑے پیمانے پر عوامی فنڈز کا غلط استعمال۔ ہائی کورٹ کے سامنے عرضی درخواست۔ ہائی کورٹ کی طرف سے سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن کو تمام معاملات کی انکوائری اور جانچ کرنے کی ہدایت۔ سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ سی بی آئی کی طرف سے جانچ پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مجموعی کنٹرول اور نگرانی میں ہونی چاہیئے۔ ہائی کورٹ کے مجموعی کنٹرول اور نگرانی میں ہونی چاہیئے۔ ہائی کورٹ نے سی بی آئی کی مدت میں توسیع کی درخواست پر غور کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات کی رپورٹیں ڈائرکٹر، سی بی آئی کو بھیجے بغیر اسے براہ راست پیش کی جائیں۔ ڈائریکٹر، ایجنسی کا سربراہ ہونے کے ناطے، ایجنسی کے پورے کام کاج کے لئے ذمہ دار شخص ہونا چاہیئے اور اس حیثیت میں مبینہ جرائم کی مناسب جانچ کے لئے عدالت کو جوابدہ اور جوابدہ ہونا چاہیئے۔ سی بی آئی کے جوائنٹ ڈائریکٹر تحقیقات کے مکمل ہونے تک اس سے وابستہ رہیں گے۔ جانچ کی مجموعی ذمہ داری ڈائریکٹر سی بی آئی کی ہے جو ہر متعلقہ مرحلے پر ہائی کورٹ کے سامنے تمام متعلقہ مواد پیش کرنے کو یقینی بنائیں گے۔ سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ سی بی آئی کے افسران متحد اور مربوط ٹیم کے طور پر کام کریں اور ہائی کورٹ کو تمام متعلقہ حقائق سے پوری طرح آگاہ رکھا جائے تا کہ وہ اس

کے قابل ہو سکے۔ 19.3.1996 کے اس عدالت کے حکم کے مطابق اپنا کام انجام دینا۔ اگر سی بی آئی کے افسروں کے درمیان جرائم یا تفتیش سے متعلق کسی دوسرے معاملے میں کسی بھی فرد کے اثر کے بارے میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے تو اس معاملے کا فیصلہ اٹارنی جنرل آف انڈیا کی رائے کے مطابق کیا جائے گا تاکہ ایسے کسی شخص کے خلاف جانچ اور چارج شیٹ دائر کی جا سکے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 65-14164 آف 1996۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے 7.10.96 کے فیصلے اور حکم سے سی۔ڈبلیو۔جے۔سی۔نمبر 1617 اور 602 آف 1996۔

درخواست گزاروں کی جانب سے اشوک ایچ۔ دیسائی، اٹارنی جنرل اشوک آف انڈیا، وی۔آر۔ریڈی ایڈیشنل سالیسٹر جنرل، پی۔پرمیشورن اور اے۔ماریا پوتھم شامل ہیں۔

جواب دہندگان میں رام جیٹھ ملانی، شانتی بھوشن، سنتوش ہیگڈے، ارون جیٹلی، ڈاکٹر رجیو دھون، روی شنکر، محترمہ کامنی جیسوال، پی۔کے۔شاہی، محترمہ وملا سنہا، پرمود کمار اور گوپال سنگھ شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

خصوصی رخصت کے ذریعے یہ اپیلیں پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے 1996 کے CWJC نمبر 1617 اور 1996 کے CWJC نمبر 602 میں منظور شدہ مورخہ 7.10.1996 کے حکم کے خلاف ہیں۔ ان اپیلوں کی طرف جانے والے مادی حقائق مختصراً، بعد میں بیان کیے جائیں گے۔

پٹنہ ہائی کورٹ میں 1996 کے سی ڈبلیو جے سی نمبر 1617 اور 1996 کے 602 کے نام سے دائر رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ 78-1977 سے 96-1995 کے درمیان طویل عرصے کے دوران ریاست بہار کے محکمہ مویشی پروری میں دھوکہ دہی اور کھاتوں میں جعلسازی میں ملوث ہو کر کئی سو کروڑ روپے کے سرکاری فنڈز کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال کیا گیا۔ چارہ گھوٹالے کی گہرائی سے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے 11.3.1996 کے ایک حکم کے ذریعہ جانچ کو سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو سونپنے کی ہدایت دی اور مزید ہدایت دی:

انہوں نے کہا! میں اس کے ڈائریکٹر کے توسط سے سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو ہدایت دوں گا کہ وہ 78-1977 سے 96-1995 کے دوران ریاست بہار کے محکمہ مویشی پروری میں اضافی رقم اور اخراجات کے تمام معاملوں کی جانچ کرے اور ایسے معاملے درج کرے جہاں قرعہ اندازی دھوکہ دہی پائی جاتی ہے اور ان معاملوں کی تحقیقات کو جلد از جلد منطقی انجام تک پہنچایا جائے، ترجیحی طور پر، چار ماہ کے اندر۔"

ہائی کورٹ کے اس حکم سے ناراض ہو کر 1996 کی سول اپیل نمبر 5177 اور 1996 کی 83-5178 اس عدالت میں خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئیں۔ اس عدالت نے 19 مارچ 1996 کے حکم کے ذریعہ ان اپیلوں کو نمٹا دیا اور ہدایت دی کہ:

انہوں نے کہا! ہماری یہ بھی رائے ہے کہ سی بی آئی کے ذریعے جانچ کے کنٹرول کے بارے میں ریاست کے خدشات کو دور کرنے کے لئے، یہ پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مجموعی کنٹرول اور نگرانی میں ہونا چاہئے۔ جانچ کی ذمہ داری سونپے گئے سی بی آئی افسران متعلقہ فوجداری عدالت کے علاوہ وقتاً فوقتاً پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو جانچ میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں مطلع کریں گے اور اگر انہیں جانچ کرنے کے معاملے میں کسی ہدایت کی ضرورت ہو تو وہ ان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس یا تو اس معاملے کو اپنی صدارت والی بنچ کے سامنے ہدایات کے لئے

بھیج سکتے ہیں یا کوئی اور مناسب بینچ تشکیل دے سکتے ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے اور رپورٹ کو حتمی شکل دینے کے بعد، جیسا کہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے مذکورہ فیصلے میں اشارہ کیا ہے، فوری کارروائی کی جائے گی۔ ہائی کورٹ اور ریاستی حکومت معاملوں کو تیزی سے نمٹانے کے لئے مناسب تعداد میں خصوصی ججوں کی تقرری میں تعاون کریں گے تاکہ کوئی ثبوت ضائع نہ ہو۔

ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے پیراگراف 54 میں اس حکم میں ترمیم کی گئی ہے کہ پہلے سے قائم معاملوں میں ریاستی پولیس کی جانچ معطل رہے گی۔ مذکورہ بالا کے مطابق پوری جانچ اب سی بی آئی کو سونپی گئی ہے۔ سی بی آئی کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ریاستی پولیس کے ذریعہ پہلے سے کی گئی جانچ کو اپنے ہاتھ میں لے، جس میں مذکورہ ایف آئی آر، گرفتاریاں اور ضبطی شامل ہیں اور اس سے مناسب طریقے سے نمٹا جائے۔

(زور دیا گیا ہے)

ریاست بہار اور دیگر بنام رانچی ضلع سمتا پارٹی اور دیگر، [1996] 3 ایس سی سی 682 پر (684-685)

اس عدالت کے مذکورہ حکم کے مطابق سی بی آئی پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو جانچ کی پیشرفت کی اطلاع دے رہی ہے۔ سی بی آئی کے جوائنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر یو این بسواس نے 3.10.1996 کو ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو ان کے ذریعہ کی گئی جانچ کی ایک رپورٹ پیش کی اور وقت میں توسیع کے لئے بھی درخواست دی کیونکہ ہائی کورٹ نے 11.3.1996 کے اپنے حکم میں چار ماہ کی مدت کے اندر جانچ مکمل کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم کے مطابق 4 دسمبر 1996 کو ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ (کورام: ایس۔ این۔ جھا اور ایس۔ جے۔ مکھوپادھیا، جسٹسز) کے سامنے سماعت کے لئے اس درخواست کو درج کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے 7.10.1996 کے متنازعہ حکم میں کہا کہ سی بی آئی کے ڈائریکٹر جانچ میں مداخلت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اگر اس کو جاری رکھنے کی اجازت دی

جاتی ہے تو منصفانہ، ایماندارانہ اور مکمل جانچ ممکن نہیں ہے۔ اس کے مطابق، اس نے مندرجہ ذیل ہدایت کی ہے:

بنچ نے کہا: اس کے مطابق، ہم ہدایت دیں گے کہ اے ایچ ڈی معاملوں کی جانچ/نگرانی کے ذمہ دار متعلقہ افسروں کی تمام رپورٹیں ڈائریکٹر، سی بی آئی یا کسی اور اتھارٹی کو بھیجے بغیر براہ راست اس عدالت میں پیش کی جائیں۔ ہم سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو اے ایچ ڈی معاملوں کی جانچ میں کسی بھی طرح کی مداخلت سے بھی روکیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ جانچ ایک اہم مرحلے پر پہنچ گئی ہے، اس کے مطابق، ہم ڈائریکٹر، سی بی آئی یا کسی بھی دیگر مجاز اتھارٹی کو ہدایت دیں گے کہ چیف جسٹس کی پیشگی اجازت کے بغیر معاملوں کی جانچ/نگرانی کی ذمہ داری سونپے گئے افسروں کو منتقل نہ کیا جائے۔

ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف ان اپیلوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے فاضل اٹارنی جنرل کی دلیل یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے جو حکم دیا ہے وہ وقت میں توسیع کی درخواست پر دیا گیا تھا اور اس لئے ڈائریکٹر سی بی آئی کے بارے میں مذکورہ بالا تبصرہ کرنے یا ڈائریکٹر سی بی آئی کو جانچ میں شامل ہونے سے خارج کرنے یا سی بی آئی کے ہر افسر کی رپورٹ پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ سی بی آئی کی ایجنسی ایک ادارے کے طور پر کام کرتی ہے اور عدالت کو پیش کی جانے والی رپورٹ صرف ایجنسی کی ہے نہ کہ کسی ایک افسر کی کیونکہ سی بی آئی کی رپورٹ دراصل ایجنسی کی حتمی رائے ہے نہ کہ سی بی آئی کے کسی انفرادی افسر کی رپورٹ۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ سی بی آئی ڈائریکٹر کے رول کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے 2.10.1996 کو بھیجے گئے ایک اور مواد فیکس پیغام کو نظرانداز کر دیا تھا جو سماعت میں وقت کی کمی کی وجہ سے ہائی کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکا تھا۔ اٹارنی جنرل نے مزید کہا کہ ہائی کورٹ کے لئے کوئی بھی رپورٹ یا دستاویز طلب کرنے کے لئے کھلا ہے اور سی بی آئی اس طرح کی کسی بھی ہدایت کی تعمیل کرنے کی پابند ہے تاکہ ہائی کورٹ اس عدالت کے ذریعہ 19 مارچ 1996 کے حکم کے مطابق اپنا فرض ادا کر سکے۔ فاضل اٹارنی جنرل کی بنیادی شکایت یہ ہے کہ معاملے کی جانچ سے سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو خارج کرنے سے سی بی آئی اور اس کی درجہ بندی کے کام کاج میں خلل پڑے گا، جو موجودہ حقائق پر صحیح نہیں ہے۔ مدعاعلیہان/

رٹ درخواست گزاروں کے وکیل جناب رام جیٹھ ملانی نے کہا کہ ہائی کورٹ کی ہدایات پوری طرح سے جائز ہیں اور اس کا نتیجہ کہ سی بی آئی کے ڈائریکٹر کچھ طاقتور لوگوں کو بچانے کی کوشش میں جانچ میں مداخلت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، پوری طرح سے جائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے حکم میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

معاملے کی سماعت کے دوران ہم نے اپنے واضح خیالات کا اظہار کیا تھا کہ سی بی آئی کی ذمہ داری ہے کہ وہ الزامات کی منصفانہ، ایماندارانہ اور مکمل جانچ کرے اور گھوٹالے میں ملوث تمام مجرموں کی شناخت کرے اور تمام ملزمین کے ٹرائل کے لئے قانون کے مطابق ضروری قدم اٹھائے۔ ان الزامات کی منصفانہ، ایماندارانہ اور مکمل جانچ کو یقینی بنانے کی حتمی ذمہ داری سی بی آئی کے ڈائریکٹر کی ہے اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے ایمانداری سے اپنا فرض اور کام انجام دیں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ڈائریکٹر کو نہ صرف اس طرح سے اپنا فرض ادا کرنا ہے بلکہ یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ سی بی آئی کا ہر افسر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایمانداری سے کام کرے۔ 'قانون کی حکمرانی' کے تحت یہ ضروری ہے۔ فاضل اٹارنی جنرل نے بلا جھجک اس بات کو قبول کیا اور ہمیں اس کی یقین دہانی کرائی۔ ہمارے لئے اس واضح نکتے کی مزید وضاحت کرنا ضروری نہیں ہے۔

ہم نے سماعت کے دوران یہ بھی واضح کیا کہ خصوصی اجازت کی عرضی خوشی سے بیان نہیں کی گئی ہے اور اس کے کچھ مندرجات ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے لئے غیر ضروری اور غیر منصفانہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس معاملے میں ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار کا تعین 19 مارچ 1996 کے حکم میں اس عدالت کی ہدایت کے حوالہ سے کیا جاتا ہے۔ جس میں ہائی کورٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ الزامات کی منصفانہ، ایماندارانہ اور مکمل تحقیقات کی جائیں اور ان تمام افراد کی نشاندہی کی جائے جن کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ چلایا جاتا ہے اور قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ تحقیقات مکمل کرنے کے لیے وقت میں توسیع کی درخواست پر معاملے کی سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار صرف دیے جانے والے وقت کے سوال تک محدود ہے اور جس طرح سے تحقیقات کی جا رہی ہیں اس کا جائزہ لینے کے لیے بھی توسیع نہیں کی گئی ہے۔ اسی طرح فاضل اٹارنی جنرل کی جانب سے پیش کی جانے والی اس دلیل میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے کہ صرف ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہی ہیں اور چیف جسٹس کی جانب سے تشکیل دیا

گیا بینچ بھی اس معاملے کی سماعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اس عدالت کے ذریعے 19 مارچ 1996 کو دیے گئے حکم میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر سی بی آئی کو جانچ کرنے کے معاملے میں کسی ہدایت کی ضرورت ہے، تو وہ فاضل چیف جسٹس سے مانگے جائیں گے، جو یا تو اس معاملے کو اپنی صدارت والی بنچ کے سامنے ہدایت کے لئے بھیج سکتے ہیں یا کوئی اور مناسب بنچ تشکیل دے سکتے ہیں۔ ایک بار جب چیف جسٹس نے ہدایت کی درخواست پر سماعت کے لئے ایک بینچ تشکیل دینے کا فیصلہ کیا تو اس بنچ کے لئے یہ مجاز تھا کہ وہ تمام معاون معاملات سمیت تحقیقات مکمل کرنے کے لئے وقت میں توسیع کے سوال پر فیصلہ کرنے کے لئے پورے معاملے کو دیکھے۔ لہٰذا ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، جیسا کہ اس معاملے کی سماعت کے دوران واضح کیا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ جس نے یہ حکم دیا تھا، سی بی آئی کی جانچ سے متعلق تمام معاملوں کی جانچ کرنے کے لئے پوری طرح سے اہل ہے۔ اب سوال حکم کی خوبیوں کا ہے۔

میرٹ پر پہلا سوال سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو سی بی آئی کے ذریعہ کی جانے والی جانچ میں حصہ لینے سے خارج کرنے سے متعلق ہے۔ ہماری رائے میں یہ نہ صرف مناسب ہے بلکہ ضروری بھی ہے کہ سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو جانچ کے مناسب انعقاد اور اس کی جلد تکمیل کے لئے آخر کار ذمہ دار شخص کے طور پر برقرار رہنا چاہئے۔ ایجنسی کا سربراہ ہونے کے ناطے ڈائریکٹر کو سی بی آئی کے پورے کام کاج کے لئے جوابدہ ہونا چاہئے اور اس حیثیت میں مبینہ جرائم کی مناسب جانچ کے لئے عدالت کے سامنے جوابدہ اور جوابدہ ہونا چاہئے۔

ایسا لگتا ہے کہ سی بی آئی کے ڈائریکٹر کی جانب سے دی گئی ہدایات جس کی وجہ سے اس معاملے کی سماعت کرنے والی ڈویژن بنچ کے سامنے جانچ کے دوران جمع کیے گئے مواد کی نامکمل تصویر پیش کی گئی، اس سے ڈویژن بنچ میں یہ تاثر پیدا ہوا کہ ڈائریکٹر سی بی آئی ہائی کورٹ سے کچھ مادی معلومات چھپا رہے ہیں۔ سی بی آئی ڈائریکٹر کے لئے مناسب طریقہ یہ تھا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سماعت کے دوران ہائی کورٹ کو مطلع کیا جائے کہ اس کے سامنے پیش کی گئی سی بی آئی رپورٹ نامکمل ہے کیونکہ اس میں کچھ اضافی مواد نہیں ہے جو اس وقت تک ایجنسی کے ذریعہ جانچ کے دائرے میں تھا۔ اگر ڈائریکٹر نے سماعت کے دوران سی بی آئی رپورٹ ہائی کورٹ میں پیش کرنے کے بارے میں ہدایات جاری کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی ہوتی تو ہائی کورٹ میں یہ تاثر پیدا ہوتا کہ ڈائریکٹر سی بی آئی ہائی کورٹ سے کچھ مادی معلومات چھپانے یا جانچ میں مداخلت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اس سے بچا جا سکتا تھا۔ سماعت کے دوران اٹارنی جنرل نے

ہمارے سامنے جو وضاحت پیش کی، جس نے نئی دہلی میں واقع سی بی آئی ہیڈ کوارٹر کی جانب سے بھیجے گئے 2.10.96 کے دونوں فیکس پیغامات ہمارے سامنے رکھے، اگر ہائی کورٹ کے پاس دستیاب ہوتے، تو ہائی کورٹ کے اس تاثر سے بچا جاسکتا تھا کہ سی بی آئی ڈائریکٹر نے جانچ میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نئی دہلی کے ہیڈ کوارٹر سے 2.10.1996 کا پہلا طے شدہ پیغام ایک مکمل پیغام لگتا ہے اور اس کا ایک حصہ عدالت سے کچھ مواد روکنے کی ہدایت کا تاثر دیتا ہے۔ ہائی کورٹ کے سامنے مکمل تازہ ترین تصویر پیش کرنے میں ایجنسی کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہونے کی وجوہات پر غور کرنا غیر ضروری ہے۔ یہ دیکھنا کافی ہے کہ اس کے بعد سی بی آئی کے ڈائرکٹر کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سی بی آئی کے افسران متحد ہو کر اور ایک مربوط ٹیم کے طور پر کام کریں اور ہائی کورٹ کو تمام متعلقہ حقائق سے پوری طرح آگاہ رکھا جائے تاکہ وہ اس عدالت کے 19 مارچ کے حکم کے مطابق اپنا کام انجام دے سکے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہائی کورٹ تحقیقات کے کسی بھی پہلو بشمول اس کی شفافیت کے بارے میں کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے تمام متعلقہ مواد کی تیاری کی ضرورت کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرے گا۔

ہم اس بات پر زور دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ جانچ سے جڑے سی بی آئی کے ہر افسر کو ایک مربوط ٹیم کے رکن کے طور پر کام کرنا ہوگا جو مبینہ جرائم کی منصفانہ، ایماندارانہ اور مکمل جانچ میں مصروف ہے۔ اس بات پر مزید زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس عمل کو معروضی اور منصفانہ طور پر انجام دیا جانا چاہئے، اس حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ قانون کی عظمت کو برقرار رکھنا ہے اور 'قانون کی حکمرانی' کو برقرار رکھنا ہے، جو افراد کے درمیان ان کی حیثیت، حیثیت یا طاقت کی بنیاد پر تفریق نہیں کرتا ہے. قانون اس کے سامنے سب کو برابر سمجھتا ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 میں دی گئی 'مساوات کے حق' کی خلاف ورزی سے بچنے کے لئے ہر ریاستی کارروائی میں اس کو مسلسل دھیان میں رکھنا ہوگا۔

ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ سی بی آئی کے جوائنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر یو این بسواس تحقیقات سے جڑے رہیں گے اور جانچ ٹیم میں ان کی شرکت جانچ مکمل ہونے تک جاری رہے گی۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی کسی بھی ہدایت کے تابع، ڈاکٹر یو این بسواس جانچ میں حصہ لیتے رہیں گے، جس کی مجموعی ذمہ داری سی بی آئی کے ڈائریکٹر کی ہے، جو ہر متعلقہ مرحلے پر ہائی کورٹ کے سامنے تمام متعلقہ مواد پیش کرنے کو یقینی

بنائیں گے۔ مجاز عدالت میں چارج شیٹ دائر کرنے کے ساتھ تحقیقات مکمل ہونے تک اسی طرح جاری رکھی جائیں تاکہ قانون کے مطابق ملزمان کے ٹرائل کو ممکن بنایا جاسکے۔ ہائی کورٹ مجاز عدالت میں چارج شیٹ داخل کرنے کے ساتھ کام مکمل ہونے تک اس عدالت کے ذریعہ 19 مارچ 1996 کے پہلے حکم کے مطابق اپنا کام جاری رکھے گا۔

ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ جرائم یا جانچ سے متعلق کسی دوسرے معاملے میں کسی بھی فرد کے اثر کے تعلق سے سی بی آئی کے افسروں کے درمیان کسی بھی طرح کے اختلاف کی صورت میں اس معاملے میں حتمی فیصلہ ڈائریکٹر، سی بی آئی خود یا ان کے ذریعہ صرف سی بی آئی کے قانونی محکمہ کی رائے پر نہیں لیا جائے گا اور ایسی صورتحال میں، اس معاملے کا فیصلہ اٹارنی جنرل آف انڈیا کی رائے کے مطابق کیا جائے گا تاکہ ایسے کسی بھی شخص کے خلاف جانچ اور چارج شیٹ دائر کی جاسکے۔ اس صورت میں اٹارنی جنرل سے رائے طلب کی جائے گی اور تحقیقات سے وابستہ افراد کی جانب سے اس موضوع پر ظاہر کی جانے والی تمام آراء مواد کے حصے کے طور پر فراہم کی جائیں گی۔

یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کارروائی میں عدالت سی بی آئی کے ذریعہ اپنے فرائض کی مناسب اور ایماندارانہ کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے فکرمند ہے نہ کہ ان الزامات کی میرٹ کو یقینی بنانے کے لئے، جن کی جانچ کی جارہی ہے، جن کا تعین قانون کے ذریعہ طے کردہ عام طریقہ کار کے مطابق مجاز عدالت میں چارج شیٹ داخل کرنے کے بعد ٹرائل میں کیا جانا ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ ایسا کوئی تبصرہ کرنے سے گریز کرے جو کسی فرد کے خلاف لگائے گئے الزامات سے متعلق میرٹ پر اس کی رائے کا اظہار ہو۔ ہائی کورٹ کی جانب سے اب تک لگائے گئے الزامات کے میرٹ پر کیے گئے اس طرح کے کسی بھی تبصرے، بشمول مذکورہ حکم کے پیرا 8 میں کیے گئے تبصرے کو حتمی نہیں سمجھا جائے گا، یا اس عدالت کی منظوری حاصل نہیں کی جائے گی۔ اس طرح کے مشاہدات کو کسی بھی طرح سے چارج شیٹ دائر کرنے پر ٹرائل میں میرٹ پر فیصلے پر اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔ اس عدالت نے 19 مارچ 1996 کے اپنے مذکورہ حکم میں جو ہدایات دی ہیں انہیں ہائی کورٹ سمیت تمام متعلقہ افراد کو اس طرح سمجھنا ہوگا۔

مذکورہ بحث کے نتیجے میں، ہائی کورٹ کے ذریعہ 7.10.1996 کو جاری کردہ حکم میں مذکورہ حد تک ترمیم کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ اب مناسب سمجھی جانے والی توسیع کی مدت کا تعین کرے گی اور تحقیقات کو تیزی سے مکمل کرنے کے لئے ضروری ہدایات دے گی۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیلیں نمٹا دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this
document